نقش آغاز: مولانا راشد الحق سمیع

فقیہ عصر' محدث دوراں شیخ الحدیث
حضرت مولانا مفتی محمد فرید رحمۃ اللہ علیہ کی جدائی

امت مسلمہ اور دینی حلقے ابھی عظیم مجاہد اور عالم اسلام کے ہیرو شیخ اسامہ بن لادن شہیدؒ کے غم سے فارغ نہ ہوئے تھے اور اسی طرح دارالعلوم حقانیہ اور وابستگان علوم نبویہ حضرت مولانا عبدالحنان جہانگیرویؒ فاضل دارالعلوم دیوبند کے حادثہ ارتحال کے اثر سے بھی پوری طرح نہ نکل پائے تھے اور یہاں کی فضاء ابھی بوجھل وسوگوار اور سراپا غم تھی کہ ایک اور حادثہ فاجعہ' دلدوز خبر وحشت اثر بلکہ بھونچال نے دارالعلوم حقانیہ اور اس کے ہزاروں فضلاء' علماء' طلباء اور علمی وروحانی دنیا کو ہلا کر رکھ دیا۔ گویا ع متاع دین و دنیا لٹ گئی اللہ والوں کی

طوفان فنا کے اس نئے جھکڑ نے دارالعلوم حقانیہ کے مرکزی ستون اور روح رواں شیخ الحدیث فقیہ عصر' دانائے راز' نابغہ روزگا' صوفی صافی' شریعت وطریقت کے مجمع البحرین' مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد فرید نور اللہ مرقدہ کو ۹ رجولائی ۲۰۱۱ بروز ہفتہ کو ہم سے ہمیشہ کیلئے نظروں سے دور کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت مفتی صاحبؒ بانی دارالعلوم حقانیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق نور اللہ مرقدہ کے بچھڑنے کے بعد دارالعلوم کے عظیم الشان دارالحدیث کی مسند حدیث کی رونق' بزم حقانیہ کی شمع محفل اور خلق خدا کیلئے ایک ایسی مشعل رشد وہدایت تھے جن کے وجود اور فیض سے ایک عالم مستفید اور منور وتاباں ہو رہا تھا۔ آپ کی ذات اللہ تعالیٰ کی بڑی نشانیوں میں سے ایک تھی۔ آپ کے رخ روشن میں دیکھنے والوں کو ایک ولی کامل کی جھلک اور حضرت مولانا عبدالحق نور اللہ مرقدہ کی شخصیت کی جھلکیاں' تقویٰ اور صفات کا کافی مشاہدہ دیکھنے کو ملتا۔ افسوس صد افسوس حقانیہ کے آسمان علم و فضل کا وہ روشن آفتاب بھی ایسے گھپ اندھیروں کے زمانے میں غروب ہو گیا جس کی تنویر کی شعاعوں اور ضیا پاشیوں کی ضرورت وحاجت پہلے سے بڑھ کر جامعہ د متعلقین اور اس عہد خزاں عصر حاضر کو تھی۔

؎ آئے عشاق گئے وعدہ فردا لے کر اب انہیں ڈھونڈ چراغ رخ زیبا لے کر
؎ ظلمت کدے میں میرے شب غم کا جوش ہے اک شمع ہے دلیل سحر سو خموش ہے

حضرت مفتی صاحبؒ دارالعلوم کے اولین ادوار کی یادگار تھے۔ اللہ نے انہیں علمی استعداد کے ساتھ ساتھ فقہ اور حدیث میں مثالی مہارت عطا فرمائی تھی۔ چنانچہ حضرت مولانا عبدالحقؒ کی یہ خواہش تھی کہ آپ جامعہ حقانیہ میں درس وتدریس کی ذمہ داریاں سنبھالیں لہٰذا حضرت مفتی صاحبؒ نے اپنے مرشد شیخ الحدیث حضرت مولانا نصیر الدین

غور غشتوی کے مشورے سے استخارہ فرمایا اور خواب میں آپ نے دارالعلوم کے گیٹ پر یہ آیت دیکھی۔ من دخلہ کان امنا ۔ چنانچہ دوسرے دن ہی آپ دارالعلوم تشریف لائے اور دارالعلوم میں باقاعدگی کے ساتھ درس وتدریس کی ذمہ داریاں ۱۳۸۵ھ بمطابق سنبھال لیں اور پھر مکمل استقامت اور یکسوئی کے ساتھ آپ نے 30 سال تک دارالعلوم حقانیہ کی بے لوث اور بے مثل خدمت کی اور اپنا تن من دھن دارالعلوم کے لئے وقف کردیا۔ گویا ساری زندگی قال اللہ و قال الرسول کے مبارک زمزموں اور اطاعت گزاری وفرمانبرداری میں گزاردی۔ یہ دارالعلوم حقانیہ اور اس کے بانی کے ساتھ آپ کی وفاداری، جانسپاری اور وابستگی کی اعلیٰ مثال تھی۔ حضرت مفتی صاحبؒ کی علمی شخصیت وروحانی اوصاف سے متصف ذات اور خصوصاً مفتی کی حیثیت سے ان کے فتاووں کی جامعیت اور قبولیت اور پھر احادیث کے درس میں مہارت دارالعلوم حقانیہ کیلئے مزید خیر وبرکت اور ترقی کا باعث ثابت ہوئی۔ آپ ایک باکمال شخصیت تھے اور علم وتقویٰ کے بحر بے کنار تھے۔ صوبہ پختونخوا کے جید اور ممتاز ترین مدرسین میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ اور اسی کے ساتھ سینکڑوں ہزاروں پیچیدہ فقہی مسائل کے سلسلے میں مخلوق خدا کی رہنمائی بھی فرماتے تھے اور پھر عصر کے بعد تصوف وسلوک کی وادیوں کی راہ نوردی بھی فرماتے ۔ آپ مرشد کامل حضرت مولانا عبدالمالک صدیقی نوراللہ مرقدہ کے خلیفہ مجاز تھے۔ اور حضرتؒ کے خصوصی حلقہ محبین میں سے تھے۔ آپ کے مراقبے میں سینکڑوں طلباء اور باہر سے آئے ہوئے علماء اور سالکین شوق وذوق سے شرکت فرماتے۔ شریعت وطریقت اور احسان وسلوک کی راہوں پر آپ نے زندگی بھر بڑے اعتدال اور ہنر کے ساتھ سفر کیا۔ ؏ درکفے جامے شریعت درکفے سندان عشق

آپ نے اکابرین کی طرح اپنی مبارک زندگی کا ایک ایک لمحہ اصلاح عالم وتزکیہ نفوس میں صرف کیا اور ایک عالم آپ کے چشمہ ہدایت سے سیراب ہورہا تھا۔ ؎ ہجوم زیادہ ہے کیوں شراب خانے میں فقط یہ بات کہ پیر مغاں ہیں مرد خلیق

اللہ تعالیٰ نے آپ کو اعلیٰ اخلاق اور ظاہری حسن وجمال سے بھی خوب نوازا تھا۔ چہرہ اقدس ایسا چمکتا تھا کہ دور ہی سے دیکھ کر یہ حدیث پاک نظروں کے سامنے آجاتی۔ **نضر اللہ امراء سمع مقالتی فوعاھا ثم اداھا کما سمعھا** (یعنی اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ رکھے، جس نے میری حدیثیں سنی اور وہ اس طرح بیان کیں جیسی میں نے کہی ہیں۔) آپ دیکھنے میں قرون اولیٰ کے سادہ اور پاکباز اکابرین کا پرتو نظر آتے تھے۔ شکل وصورت اور کردار وگفتار کا ایسا پاکیزہ مرقع تھے کہ دیکھنے والا ایک ہی ملاقات میں متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتا تھا۔ حضرت مفتی صاحب نوراللہ مرقدہ باوجود علمی وجاہت اور بے پناہ شہرت کے سادگی اور تواضع کے پیکر تھے۔ عمر بھر تواضع کا رنگ اپنے اسلاف کی طرح اپنے اوپر قائم رکھا۔ وقار، تمکنت اور خصوصاً کم مائیگی کا احساس آپ کی نمایاں اوصاف جلیلہ تھیں۔ اسکے ساتھ ساتھ اسباق میں بھرپور حاضری بھی آپکا خصوصی طرۂ امتیاز تھا۔ پابندی اوقات بھی زندگی کا اہم عنصر تھا۔ اسی لئے دیکھنے والے آپکی بے پناہ مصروفیات اور آپ کی دینی خدمات کو دیکھ کر ششدر رہ جاتے۔ آپ نے تصنیف وتالیف کی طرف بھی خصوصی توجہ فرمائی

تھی اور تقریباً ایک درجن کے لگ بھگ اہم تحقیقی وتدریسی کتب تصنیف فرمائیں۔آپ کے فتاوٰں کا مجموعہ ''فتاویٰ فریدیہ'' کے نام سے شائع ہوا ہے' اس کیساتھ دارالعلوم کے عظیم مجموعہ فتاویٰ ''فتاویٰ حقانیہ'' میں بھی آپ کا حصہ سب سے زیادہ ہے ۔فقہ اور افتاء میں اللہ تعالیٰ نے انہیں مجتہدانہ فکر عطا فرمائی تھی ۔آپکے فتوے انتہائی جامع اور مستفتی کوکلی مطمئن کرنے والے تھے۔یقیناً دارالعلوم حقانیہ کے دارالافتاء کی شہرت اور عزت کے بانکپن اور اسے اوجِ ثریا تک پہنچانے میں حضرت مفتی صاحبؒ کا بھی بڑا ہاتھ ہے۔

تقریباً دو ڈھائی ماہ قبل راقم نے خواب میں آپ کے فرزند مولانا حافظ حسین احمد صاحب کو حضرت مفتی صاحبؒ کی دارالعلوم میں پرانی رہائش گاہ کے باہر بڑا پریشاں دیکھا۔راقم نے خواب میں مولانا سے دریافت کیا کہ آپ کیوں پریشان ہو؟ تو آپ نے بتایا کہ مہتمم صاحب کو اطلاع دو کہ حضرت مفتی صاحبؒ کا انتقال ہوگیا ہے۔میں خواب میں پریشانی کے عالم میں حضرت والد صاحب کے پاس حاضر ہوا اور انہیں مفتی صاحبؒ کی وفات کی اطلاع دی۔ حضرت مفتی صاحبؒ کی رحلت کی خبرسن کر حضرت والد صاحب مدظلہ سخت صدمے میں آگئے اور پھر گھبراہٹ اور پریشانی کے عالم میں میری آنکھ کھل گئی۔صبح آپ کے گاؤں زروبی جانے کا فوری ارادہ کیا اور مولانا محمد ابراہیم فانی صاحب اور برادرم مولانا حامد الحق صاحب کو اپنے ہمراہ ملاقات کیلئے لے گیا۔عصر کی نماز کے بعد حضرت مفتی صاحبؒ کی زیارت ہوئی۔ہمیں دیکھ کر بڑی خوشی اور مسرت کا اظہار کیا۔فالج کے باعث زبان بندی کی وجہ سے اشارات کے ذریعے اپنی خوشی کا اظہار فرماتے رہے اور دیر تک ہمیں دیکھ کر مسکراہٹ کے ذریعے اپنے جذبات حقانیہ اور خاندانِ حقانی کے ساتھ اپنی دیرینہ وابستگی کا اظہار کرتے رہے اور پرتکلف چائے کے ذریعے ہماری تواضع فرمائی۔(بچپن ہی سے ہم دونوں بھائیوں کے ساتھ آپ بڑی شفقت فرمایا کرتے تھے اور ہم سے ہنسی مذاق بھی فرمایا کرتے تھے۔) ہمیں کیا خبر تھی کہ یہ ہماری اپنے وقت کے شیخ کبیر اور ہردلعزیز استادِ حدیث کے ساتھ آخری الوداعی ملاقات ہوگی اور اِس پریشاں کن خواب کی تعبیر کچھ دن بعد ہی ظہور پذیر ہونے کو ہے۔ہماری درخواست پر حضرت مفتی صاحبؒ نے ہمارے لئے خصوصی دعا فرمائی اور میں موہوم اندیشوں کے ساتھ بار بار آپ کے چہرے مبارک پر الوداعی نگاہیں ڈالتا ہوا واپس ہوا۔

کہتے ہیں کہ ایک سچے باعمل عالم کی پہچان اس کے جنازے سے ہمیشہ عیاں ہوتی ہے۔حضرت مفتی صاحبؒ بھی اُن بزرگ ہستیوں میں سے تھے جو زندگی بھر ہزار پردوں میں چھپے رہنے کے باوجود بھی ظاہر اور نمایاں رہتے۔لیکن ان کی نماز جنازہ پر خلق خدا کا ایسا رش پڑا کہ ضلع صوابی کی اکثر شاہراہیں کثرت ہجوم کے باعث بند ہوگئیں اور شرکاء کی تعداد بلا مبالغہ لاکھ ڈیڑھ لاکھ تک پہنچ گئی اور پھر بھی ایک بڑی تعداد ٹریفک میں پھنس کر جنازہ کی سعادت سے محروم بھی رہ گئی۔حضرت والد صاحب مدظلہ اور عم محترم مولانا انوار الحق صاحب سمیت دارالعلوم کے تمام اساتذہ ومشائخ نے جنازہ میں شرکت کی۔غروب آفتاب کے ساتھ ہی علم وفضل اور رُشد وہدایت کے اس آفتاب و ماہتاب کو بھی سپردِ خاک کر دیا گیا جو نصف صدی تک اپنے وجودِ مسعود سے ایک عالم کو مستفید کرتا رہا۔یقیناً خداوند کریم کے ہاں ایسے

ہی مومنوں کے لئے اس کی رضا اور جنت الفردوس وسدرۃ المنتہیٰ کے وعدے منتظر رہتے ہیں۔

یٰاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ○ ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً ○ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ○ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ○

مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم — تو نے وہ گنجہائے گرانمایہ کیا کئے

دارالعلوم حقانیہ کی نئی عظیم الشان جامع مسجد کا تاریخی تعمیری منصوبہ جامع مسجد شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ

الحمدللہ دارالعلوم حقانیہ علمی اور روحانی ترقیوں کا سفر تائید ایزدی کے طفیل اور لاکھوں محبین' معاونین اور علماء وطلباء وفضلاء کی دعاؤں سے خوب ترقی جاری ہے۔ باوجود ملکی اور بین الاقوامی سطح پر اس کے خلاف منفی پروپیگنڈہ تمام مدارس سے بڑھ کر اس کے خلاف ایک منظم سازش کے تحت کیا جارہا ہے لیکن اس مرکز رشد و ہدایت کو خداوند تعالیٰ تمام اشرار کے پروپیگنڈوں اور خطرناک منصوبوں سے محفوظ و مامون فرمارہے ہیں۔ اور یہاں پر طلباء کی سہولت کیلئے آئے روز نئے منصوبے سامنے آتے رہتے ہیں۔ دارالعلوم کی قدیم جامع مسجد جو آج سے تقریباً نصف صدی قبل تعمیر ہوئی تھی اور اپنے وقت میں خوبصورتی اور فن تعمیر کا ایک شاہکار تھی لیکن اب یہ مسجد ہزاروں طلباء کے لئے نہایت ہی کم پڑگئی تھی۔ چنانچہ اس اہم ضرورت کو پورا کرنے کیلئے کئی سال قبل ایک عظیم الشان اور دارالعلوم حقانیہ کے شایان شان اور خصوصاً اس کے بے مثل اور وسیع وعریض دارالحدیث کی طرح ایک بڑی وسیع وعریض جامع مسجد کے نقشوں پر کام شروع ہوا۔ جو جامع حقانیہ کی مرکزیت کی وجہ سے مصر کی جامع مسجد الازھر اور مغرب اقصیٰ کی جامع زیتونیہ اور دارالعلوم دیوبند کے جامع الرشید کی طرح نمایاں حیثیت رکھتی ہو۔ لیکن وہ نقشے ارباب دارالعلوم کے مزاج اور ضرورتوں کے مطابق نہ تھے۔ پھر دارالعلوم کے ایک قدیم مخلص فرزند رشید حضرت مولانا مطیع الرحمٰن حقانی مدظلہ گزشتہ سال یہاں اکوڑہ خٹک تشریف لائے اور انہوں نے مسجد کی تعمیر کے نقشوں کے سلسلے میں خصوصی دلچسپی کا اظہار کیا اور یہ گراں ذمہ داری فوراً اپنے کندھوں پر اٹھائی اور کراچی سے ماہر انجینئرز کی خصوصی ٹیم یہاں تشریف لائی اور بڑی محنت اور عرقریزی سے سروے کرنے کے بعد ایک اچھا نقشہ اب سامنے آگیا ہے۔ یہ مسجد تقریباً ایک لاکھ فٹ کورڈ ایریا پر مشتمل ہوگی' تین منزلہ ہوگی' منفرد وسیع اور کشادہ ہال ڈیزائن کئے گئے ہیں۔ چاروں طرف گیلریاں وسیع وعریض صحن' تین اطراف میں برآمدے اور بڑی کار پارکنگ نقشے میں بنائی گئی ہے۔ خواتین کی نماز کیلئے الگ پورشن تہ خانے میں بنایا گیا ہے۔ یہ مسجد ان شاء اللہ صوبہ پختونخوا کی ایک بڑی مسجد تصور ہوگی۔ دارالعلوم یہ کام محض توکل علی اللہ کے بھروسے پر شروع کررہا ہے۔ جبکہ ظاہری اسباب میں چند اینٹوں کا اثاثہ بھی موجود نہیں پھر یہ عام مسجد نہیں بلکہ ایسی مسجد جو مہمانان رسول طالبان علوم نبوت' قرآن وسنت کے اساتذہ' علماء مشائخ تصوف اور متلاشیان حق کی سجدہ گاہ ہوگی۔ وماذٰلک علی اللہ بعزیز۔ مگر امید ہے کارخانہ عالم کے موجد خداوند تعالیٰ اس کیلئے اسباب فراہم کریگا اور مسلمانوں اور اہل ثروت کے قلوب اس عظیم الشان مسجد کی تعمیر کی طرف مائل فرمائے گا۔